

قل إنما أنا بشر مثلكم وحي

تضمن معجزات

Check
1987

یعنی

منج و شکر

RECEIVED
1987

در رحمت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

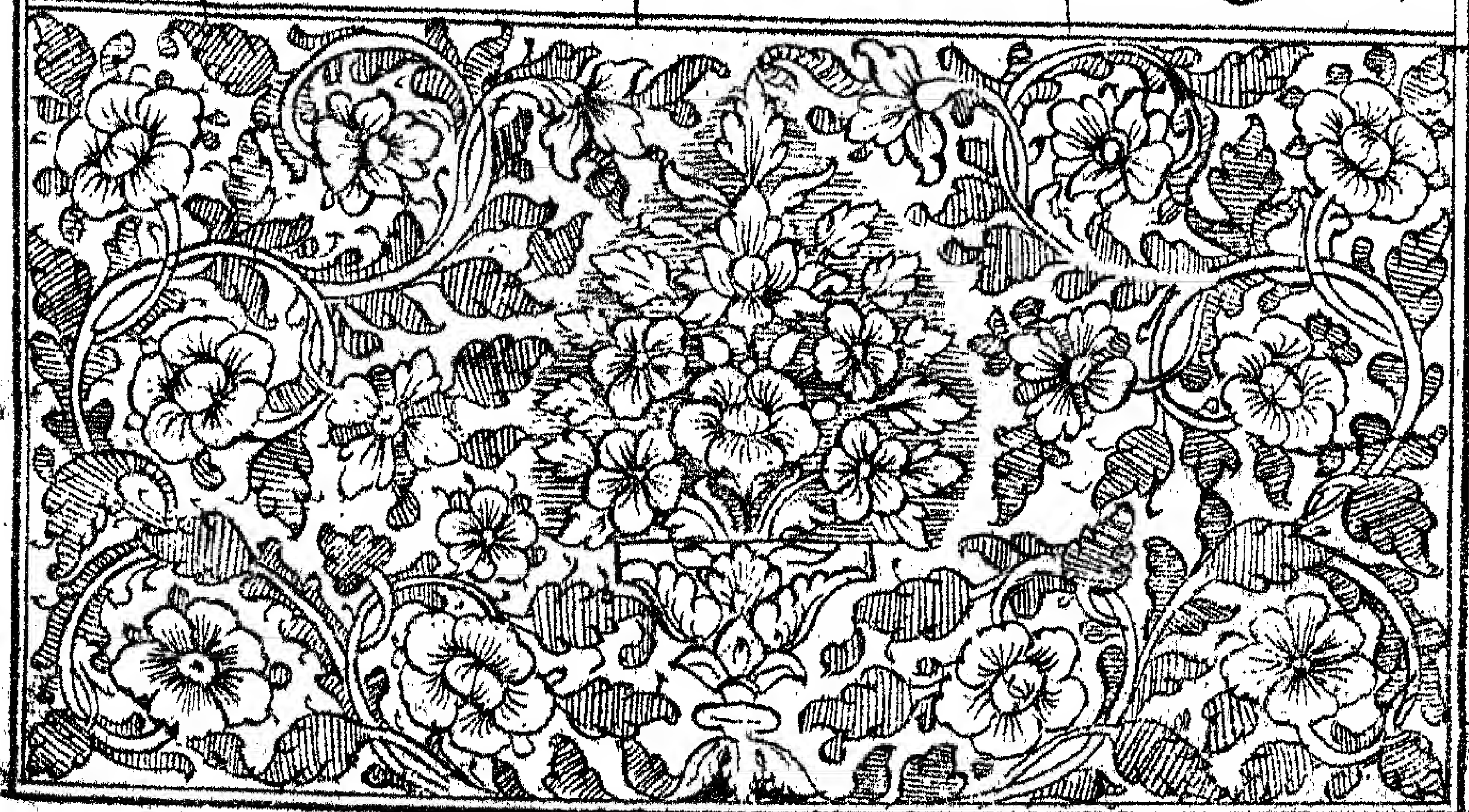
مصنفہ جبر عکاش جام عرفان توحیدست باوہ الیقان تفریدنا صراط الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر امپوری برقصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن
شوکت میرو مالک شیعہ ہند میرٹھ سلم اللہ تعالیٰ حسب الارشاد خیر مولانا افضل
اولنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطبع العلوم میرٹھ

در مطبع شوکت المطابع شیعہ ہند بایں تمام پر وازان طبع شد
مقام میرٹھ
نام قلم نویسندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامد اللہ تعالیٰ وثانیاً بحمد اللہ ثانیاً ووصلیاً

پست فطرت مولودیوں کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بیت کچھ ناز تھا۔ مجاہد
میں مجید پر جد طاری ہوتے تھے دھڑا ڈھڑکینہ کو بیان ہوتی تھیں۔ اعجاز ہوا عجاز کرانا
ہو کر امات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اس میں نرا پست ہی پست ہے مگر نادر و اجاب کے ایک
خاص جلسہ میں برادر مکرم و معظم مجدد شعر از من استادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن جانا
شوکت اللہ القہار مالک شحہ ہند میرٹھ ادا م اللہ شوارق فیوضہ باز غمت کے سامنے چند
پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ میں کسی کا
کیا منہم ہی جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے
عرصے میں چالیس شعر اسی زمین اور اسی بحر ہرج مٹھن مضاعف میں بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف
اتنا فرق ہی کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت میں ڈوبا ہوا ہے اور شہید مرحوم کا کلام
محض مولود پرستی میں جکڑا ہوا ہے۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر پور کو
جو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی خیال آیا کہ اس قصیدہ کو نم
بناؤں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان بل گیا

اللہ اللہ میں جو حیران ہوں کہ فیضانِ نعم نیل نے میرے خزانہ و مانع کے کوئے
 کو شے میں یہ نعمت بطورِ ودیعت رکھی تھی یہ شوقِ دلِ جذبا رادت اور تیرا سنگ
 چہنہ طاعت میں ہر ہر سجدہ قصان چاہئے، اگرچہ میدانِ نعمت بہت وسیع ہو عرصہ
 چوبِ خشک قلم سے جسکا طر ہونا محال ہے۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعمت کا پورا
 بیان کیا محال ہے مگر پکا ذہن ہاشک قوت ہوتی ہے کہ پڑتا ہے اور جذبِ کامل ہو تو گاہکشا
 کو اپنا زمینہ بناتا ہے۔ لہذا بعونِ عنایتِ الہی و برکتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہرمانِ توحید
 دعویٰ کے ساتھ علی رؤس الأذن والاشہاد کہا جاتا ہے کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام نہ ہو جسکا تانا بقیام ہے والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس جمعہ میں دریاے فیضانِ الہی جوشن ہو ہے
 لہذا موجِ کوشش نام رکھا گیا جو ساقی کو تر صاعم کی نعمت سے مناسبت تا فرم رکھتا ہے۔





اساقیا جان من ہر نہت افرا پھر من کلفت رہا پھر نشترن پھر فکر ہمدوش سخن
 پھر نخل بنتے ہیں وطن پھر سبزہ صحرا کی چین پھر گل کسکدہ کا چلن پھر داغ ستہ چین
 پھر گل سے بیل کی لگن پھر گلشن ہر ختن پھر نور ہو پر تو فلک پھر متحد سر و علن
 بدلا ہو پھر دوزخ من عالم ہوا رشک چین نور سحر پر خندہ زن ہر گل کا چاک پیرن
 ہیں بند ابواب فتن خور سدا باب محن سجدہ میں ہر ماؤ من وقف سپاس فو لہن
 گناہ جنت ہر چین ہیں عنایہ بنغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن گلستان دوزخ شام لیل سخن
 ہیں طوطیاں شکر شکن ہر نخل ہر منصورن ہر سرو آنا لا غیر زن متقابل شکر کن
 وقف لطافت روح و تن صرف لطافت ماؤ من دیکھے جو بیل کی شکن ناتواور مہین
 کوس ظفر بجے ہیں زن ہر گل نے بدلی ہر چین گل ہر چین میں ضو فلک یا کوئی شمع اند لگن
 ہر سر و قمری کا وطن جنت ہوا نار نارون وان بلبلین ہیں بنغمہ زن جسجا پھر تلخ و سخن

ہر چشم بیا رحمن ہر جان گھبرا رحمن ہر دل کو آزار رحمن سب عاشق زار رحمن
 جاری ہیں انہا رحمن خندان ہیں از ہا رحمن نازان ہیں اشجار رحمن خشان ہیں انوار رحمن
 عالم طلبگار رحمن نور خدا نارا رحمن ہے رشک گل خار رحمن ہر خار فردا رحمن
 ہے کرم بازار رحمن جنت خریدار رحمن نکہت ہوا دار رحمن زینت پرستار رحمن
 باد صبا یا رحمن رونق پہ ہر کار رحمن سے ابر و ستار رحمن چون گل بفرق ما و من
 ہوا جہ پر نیک خستری گلشن خزان ہے ہر گل میں ہے صنعت گری باور ہر خدای
 یا شور سحر سامری ہر نخل محو خود سری سنبھل کا رنگاں خستری یا سبز ہی کوئی پری
 وہ شورش کبک مہی وہ ماہ کی خنکستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری
 شمشاد کو بالاتری ہر سر کو بھی سردی فیضان ابر آوری وقف گلستان پروری
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کبھی لبری بازی گری گہدووری تکرار کھوجے کہن
 شب جلوہ رینطور ہے ظلمات غم مستور ہوا صل ہر اک مہجور ہوسانی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہی ہر سبزہ زلف عور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور شور ہے
 خاک زمین بتور ہے معجز رحمن کا نور ہے بنیا کن ہر کور ہے زندون میں یہ شہور ہے
 جام طرب بھر لوپ ہے رنج و الم کا نور ہے ہر دل خوشی سے چور ہوا غم کا بھی شیشہ پور ہے
 پیر و جوان مسرور ہوا دل جلوہ گاہ طور ہی پر لک ترائی دور ہی بیان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ زر کی آرزو ہے بزمِ سحر کی جستجو ہے دینِ جامِ بزمِ بھونی ہرست جا اہو
 ہے جوشِ نین لا تقطوا چرچاہی ہے کو کو نکلا ہے وہ پاکیزہ خوشبلی کہ زلف مشکبو
 ہے جلوہ حق ہو مہو آبِ بقا خلق کو اسے زہد کو شِ ترش و باہر نکلمہ دیکھ لو
 ہن لالہ گل دو بد و ہن بادۂ دل روبرو پھیل ہے سبزہ ہو بسو سامانِ عشرت کو جو
 زاہد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو آبر و کر حوض کوثر میں مضوی ساعر غفلت شکن
 اے گلزارِ شمع و سنگ و غارتِ ناموس و سنگ و رونقِ رود و مخمک و آفتِ شیخ و ملک
 اے آتشِ حُر و رنگ و دلبرے رب رنگ و آب ترسایانِ گنگا برومجانِ غمزدہ رنگ
 قنہ کا طرز آفت کا دہنگ و ساقی آغوشِ تنگ کرتا ہی کیوں مست ہو تو تنگ کرتا ہی کیوں جنگ
 ہر عارضِ گل پر پیہ رنگ اہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہر سرین فرحت کی رنگ ہر دلیں عشرتِ شمع رنگ
 دل سے مناکلفت کا رنگ ہر عیش کا ہرمت ہنگِ شام و تاروم و رنگ او چین سے دھن
 بجز امواجِ باغبان باد بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہرمانِ باحس کا اک کاروان
 وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگ قدسیانِ ہوا زہد و ہن کشان چلتا ہو وہ سہر و ان
 یارِ حمتِ حق ہے روانِ وہ غارِ ر و بجانِ آوازِ حسن نہان آیا ہو سو بوستان
 آنکھوں میں بھولی زعفران ہر دل ہر جنت کا مکان بھر کا ہر گلستان ہے اگر کشن پر عیان
 یا آتشِ گل کا دھوان ہر دل رنگِ سامانِ جدا آشنا شادی کمانِ ازل ہوا سنج و من

آثار رحمت ہیں عیان دیوار و در سے بیگان عنوان ہے کہ آئے یا کہ بند اب جہان
 گلزار ہے خلد عیان ہو گیا ستر زمان ہے دیرین شہرازان ہیں برہمن تہج عنوان
 ہو سبزہ زار اور طائران ہیں نو بہار اور عاشقان ہو شاخ سبز و او قمریان ہے فصل گل و بیل
 ہے لالہ زار اور گلستان ہے مزار اور آہوان جہا پہ تھی یک ان ان سبزہ ہو ہر سو جان
 جہا پہ تھا رنگ خزان ان ہی بہار جادوان جو خلد کا ڈھونڈو نشان دیکھو اگر زمین
 ہر زخم دل ہو مندیل روشن ہو گیا آب گل ہر ماہ جن سے منفصل خوشیہ تابان ہو نخل
 ہے ابر رحمت پرندل اور پائے توبہ کا منزل ہو دور میں صہبائے حل ہو کون ہندون کا محل
 بیتے ہیں آل پس من آل بکون ہوسا قی مقلستان عرفان کا مضل با گینہ کا محفل
 ہو عیش کا ہر سر پہ تل نشے سے پر ہو جان دل کلفت کی چہائی پر ہو سل سنجہ و المین محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد و غش و غل گم ہو دلی گایان حلین
 توحید کے نقشے جے تفرید کے قلم چرے تقلید کے پرزے اڑتے تنقید کے سکے جے
 تنقید کے عقدے کہے تجرید کے دریا ہے شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موجد بن گئے
 تشخیص میں خستے پڑے تدقیق کے پودے بڑے تحقیق کو ٹھہرو گلیچین کیون دامن بھر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہر خود بت ہیں ہر شرک کے خود منع ہیں ہر کفر
 دیکھو و روکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہیں آج باغ جان ہر گلیچین بنے ربک دوزن

ہر ماہ جن سے منفصل خوشیہ تابان ہو نخل
 تشخیص میں خستے پڑے تدقیق کے پودے بڑے تحقیق کو ٹھہرو گلیچین کیون دامن بھر

سبزہ اوگا ہوا بجائے چنچہ سرسبز و اسے جہاں اصل علی نور جمال کبریا
پڑہ دوئی کا جو کہ تھا اب مجاہد اچھ گیا خلوت بنی جلوت سراوحت بنی کثرت

برگ شجر سے بر ملا آئی نظر نشان خدا ہر مرغ گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ

آیا تصویر میں مزا صوفی کو یان تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری نگیا

ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورت ہیولی و جدا جائے غلام ہر یان ملاہن ایک جسم جان و

گلشن سے ہر نعم کا ذہول گلچین کے دامن میں ہیں پھول خشک اہل ہر لول سر پر انا نعمتی

قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول بابل ارشنگ فضول سنبل میں ہے ہر

ہر دل سے ہر کلفت جہول مٹھی ہر لیل پھول پھول سے ہر انکا نعم فضول جار میں یہاں جمیل

ہو ایک حال و حصول ہر ایک اصل و وصول یان ایک یہ حال حصول ہر ایک بعد عرض و لول

یان ایک ہر فرع و اصول ہر ایک تزلزل و نزول ہر ایک سیل و رسول فی انا ہر جامن

ساتی رہے مستور دے تلخا یہ مشہور و مشور اہل انجور دے صہبا کجام طور دے

جو جسم و جانین نور دے وہ نور چشم کو رو کسنگ ہر مغرور و کر دے خودی جو دور دے

ہم سے سی ہیں چہر و محشر کا دلین شور و داد و دل بخور دے وہ نرگس خمور دے

ساتی و منظور و مینا کے بھر پور دے وہ حشر تن کی تصور و وہ چشم مست جو دے

وہ ساغر بلور دے ماہ شب بچور دے وہ کاسنگا نور و جس سے بجھے و لکی جلن

بجئے لگے فرحت کو دیکھ کر وہ غم چہرے میں خفا ملے ہیں جیسا کہ گوہر سے ازلان سے خفا
 اور نور انظار سلف اور ہر انوار خلف حک تجھ سے حروف با عارف موقوف کا دل بہت الشرف
 شکر کا سینہ ہر دم ہو غم کے طواریخ کو تلف مشرک کو پیرا ہے ہر یک لب پر لہجہ
 آئی گھٹا چارو نظرت یا نہ ہی رہندون نے بھی صف آساقی ساعہ کھن کر دور مستور شگفت
 ہو درویش و غم تلف و صوسینہ و دل کا کلف و لکی بڑھا دے اور تلف لا باؤہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حیرت فضا بلیل ہے پھر وحدت سرا ہر ریزہ طوبی نامہ کوہ ہر موسیٰ ابا
 ہر سرمن نور نامہ ہر دین جوش ملیح لای ہے از شریا تا شرے نور یقین جلوہ نما
 ہی مدح تہذیب و امداد م سائر اعنا ہر نعمت منزل ادا شد بدین تازہ لوری
 ہر رنگ نعمت مصطفیٰ آہنگ مدح مجتبیٰ سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سب سے زمار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بن گیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جو دین پہ ہو حسن جہاں گلشن پہی و لکش سہاں ہی ہر چمن چنبت نشان ہی ہر من با قوت کان
 ہی ہر سمن کلفت نشان ہی زور پر شوق نہاں لیتا ہی و دین چٹکیاں ہیں باز ابواب جہاں
 ہیں بادہ چشم پیر جوان خمیازہ کش تیر و مکان ہر کہیں اور لامکان ہے ہر زمین اور آسمان
 آیا شہ یوحی مکان ہی صیت حی علی الامان جسپر کرین بہو جیان اپنے پرو نکا سائبان
 حاضر ہوں غلمان خباں صفت ہون سب عرشیاں و حین بھی آئیں بیکجاں کہ چاک لائیں

حسن ازل و کبر کھلا سبز ابد یکسر کھلا رازِ حالِ ظہر کھلا اسرار کا محضر کھلا
انوار کا دفتر کھلا ابدِ خشک و تر کھلا الجار بحر و بر کھلا انعام حق کا در کھلا
سبز یقین کا سبز کھلا اومن ہر کا در کھلا بلبل سے گل ہنس کر کھلا عاشق سے ہر دلبر کھلا
گلشن مین گنج زر کھلا گنجینہ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازہ خاور کھلا
اندازہ باور کھلا قفل در و در کھلا مرغ یقین کا پر کھلا دلپر کھلا استر و عین
ہے نعت احمد جلوہ گر چھکتے ہیں جو بایک دگر جن و بشر شمس و قمر برگ و شجر نخل و قمر
ذکر سبک و وحی کا اگر گوش صبا میں ہو گدڑ سامع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کار گر
جس سے ہوں ناطق سر بسر جزا صم صخر حجر توحید حق کا راہِ بشر شرک خفی کا پردہ در
عارض سے جسکے جلوہ گر بریاں الشوق القمر ہو دام کا کل سر بسر شرک کجیتان الصور
زکس سے یا برق نظر آیا یہ خطف البطاک لک مشرہ عجز اثر یا حکم مازع البصر فکان آشوبان
قرطاس ہے نورِ نظر خامہ اگلتا ہو گہر تسلیم میں کھتا ہو سرور شرک کی جا میں شرر
بدعت یہ جلتے ہیں تیرا ہی بدعتی زبرد زبر ہے کسے مقدم کا انگر تار ہو جو کسی گھر
دیو لعین غول شرہاں ڈھونڈتے اپنا مغر تار کی ٹوٹی کمر بت گر پے ایک ایک پر
جاتا رہا شرکت کا شر و اہو گیا وحدت کا در وہ نور چھتا مستر تابان ہوا شام و صبح
آتشکدہ ہیں سر بسر ہر گہر کے حق میں سقر و اجتہاد خیر البشر صل علی شرب و طین

[illegible]

ہے دہوم شہج و شباب میں اور گنبد و لابی میں شام و عرب و انقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 ہیں رنج و غم گرداب میں عکس میں ہے آب میں یا ہر ضیا مہتاب میں رحمت ہے پیچ و تاب میں
 کلفت ہے سدِ یاب میں جو پختی زلیخا خواب میں یوسف گرے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیوں شک ہو مے کے باب میں کوثر طے ہر آب میں باقی کہاں شہرت میں
 بت کر پڑے میراب میں لرزہ ہے ہر مضرب میں ہر وہ اک ہر آب میں خاموش و تن تن متن
 گلزار ہر کاشانہ ہے ہر نرم عشرت خانہ ہے ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا نہ ہے
 دل جسکا اک بیجا نہ ہے جان جسکا اک نذرانہ ہے ہر شہج و منع دیوانہ ہے دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محتسب ندانہ ہے بیان شکن پیانہ ہے آباد ہر ویرانہ ہے زہد اندون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیفِ دل میخانہ ہے فصلِ حیرانِ افسانہ ہے رشحِ قلمِ دردانہ ہے
 گلِ جہو متناستانہ ہے بلبل بھی بتیا بانہ ہے بادِ بہاری شانہ ہے منبل ہے جہدِ پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد و جہر حق کا اعتماد جسکی صفت ہے لونِ صاوحس ہے روین کا استناد
 محکم ہو سکوات العاد لزران ہے قصرِ کعباد ہنگامہ مہر و واد ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہے راہِ فساد و مفقود ہے کفر و عناد و جوہر ہے ہر عدل و داد و مرد و ہر ارتداد
 حوصلے سے ہو شمشاد و شاد ہر گل سے ہے آباد و باد ہے قصرِ غم پر و قناد اما نہیں سب سے یاد
 ہر سو ہے شور و انقیاد ہے دل کو دین سے اتحاد گرد و نہر ہے قدسی نژاد و منحوس ہے الحسن

ہر گلستان رنگین لباس ہر عنچہ صرف لاساس رنگ جیا کا سب کو پس ہر چہرہ کی با
 محکم ہوگا ہوا ساس گلشن ہر گردن ہر ماس ترین ہزار و مینہ طاس دل سے سوا اندوہ و یاس
 لڑان ہر روح بوفراس خود دست آفرین ہر فاس ہر شے ہر گرم سپاس ہر ساقی کوثر کی
 اوزا ہر ہر ہر التماس ہر تہا ہر کیون با حق شناس ہر امر بڈراز قیاس مت کر تو منع دور کا
 عرفان اگا ہوا اس پس سرخ و شہرین ہر اس فانیع ز دست جو داس ہر سو آفرینارون
 آیا ہر سلطان امم ہر خوش ن بکر م ہے گردن افلاک خم پھولا ہر گلزار و ترم
 ثابت ہر امکا کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں جنم ملتے ہیں جذر و مد بہم
 جاتا رہا شکر کا غم ہیں متحد و ہر و حرم ہر الصمد جائے صنم ہوگا سر قارون و ترم
 ہر خاک اگلتی ہر دم ہر گل گل ہر جام جم کیون پیش بینی کا ہو غم ہر زور پر رحمت کا یہم
 دے جام ساقی و میدم کرد و ز فکر بیش و کم اکسکو عصیان کا الم ہر لطف حق پر تو فغن
 آیا وہ ہمیشہ وعدیل وہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جمیل
 رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا فیصل حکا بنا با قال و قبل ادنی سا خادم خیریل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سبے سر گرم رحیل ہر بدعت شرکے نیل ہر چہرے ہر شکر ذلیل
 غارت کن اصحاب نیل ہر دیکھ شرک میں نیل سلام کا ترل عجل قتاح من فتنہ قلیل
 دار و دروہر علی عرفان حق کا رو نیل فیض احد کا سبیل از شرق تا غرب و کن

ہر گلستان رنگین لباس ہر عنچہ صرف لاساس رنگ جیا کا سب کو پس ہر چہرہ کی با

رشک جنان گنزار ہو خوش عند لب اری کھوے ہوئے منتقار ہو حسرت و دین خار ہے
 زاہد پہ زہاک بار ہو تھامے ہو گشتار ہو توحید و ریا بار ہے مومن کا بیڑا پار ہے
 خود منع کو بت عمار ہو میجام سی سیر ہو رہن یقین اقرار ہو دفن زمین انکار ہے
 ہر سو طرب گلکار ہو ہر پنج و غم فی النار ہے عیش طرب طیار ہو دُور آزار ہے
 واعیش کا بازار ہے صحن چمن تار ہو سر سبز ہر کھسار ہے نخعرا چمن بھولا ہو بن
 صحن چمن گلگون ہو احسن سمن افزون ہو اکس گل پگل مجنون ہو اوج جامی سی بیرون ہو
 بونعت میں مضمون ہو احاطہ پاک افسون ہو اہر شعروہ منون ہو اجسیر فدا ہر دون ہو
 ہر اہل دل مفتون ہو اہر سیکدہ پر خون ہو اہر شگدہ مدون ہو اعششرت سے پر گردون ہو
 جو قطرہ تھا جیون ہو ابو ذرہ تھا جیون ہو اسیر ابل محزون ہو اشاد اربال یامون ہو
 فضل حق جیون ہو اللطف خدا مقرون ہو اکل کن مکان مجنون ہو آیا حبیب ذوالمنن
 وہ نعمت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ وہ سخن منظوم ہو جبین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تاروم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نکاسب مرقوم ہو جان عدو مغوم ہو اس فیض سے محروم ہو
 دشمن کا ظن موہوم ہو ایک ایک شک محروم ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجزوم ہو مرتد سے وہ موم ہو مٹ جائیں سب اہل سخن

وہ جہوتی آسی نسیم ہر جہن جنت کی شمیم ہین بند ابواب جیم ہین گدایا بربسیم
 حرف غلط ہو خوت و بیم پیرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر شیم دل ہو حرم عرفان جیم
 آتاسے بانازو نسیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر و خار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز نکیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم مداح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا پنج تخت حاضر ملک ہون با ادب ستوج گویاں ب سب
 ہو مدحت طو بطرب جس سے ہے ظلمت محبت جو ہو ازل سے مستحب جو نور سے ہے منتسب
 ہے مدحت قدسی رکبا بیان عبا عرفان قصب و حب کا عصیان کا طبنا رستہ حب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ بین
 اب صبر سے تو رنی مام ہین نیک سے تشنہ کام دی ساقیا و بھر کو جام جس سے سطر ہو مشام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہو ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس سمجھیں عوام
 وہ ہو کہ جو روز قیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساگر نیو کا امام وہ شافع ہر خاص و عام
 وہ دافع شرک و ظلام قربا سکا و گر ازون عاکیہ جیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو مدھام خود جسیہ حق ہو سلام وین خدا جسکا چلن

وہ جہوتی آسی نسیم ہر جہن جنت کی شمیم ہین بند ابواب جیم ہین گدایا بربسیم
 حرف غلط ہو خوت و بیم پیرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شفا پر شیم دل ہو حرم عرفان جیم
 آتاسے بانازو نسیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر و خار کریم
 وہ گلشن سن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ خزن راز نکیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم مداح جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکیا پنج تخت حاضر ملک ہون با ادب ستوج گویاں ب سب
 ہو مدحت طو بطرب جس سے ہے ظلمت محبت جو ہو ازل سے مستحب جو نور سے ہے منتسب
 ہے مدحت قدسی رکبا بیان عبا عرفان قصب و حب کا عصیان کا طبنا رستہ حب کا غضب
 ہو مدحت امی لقب ہو مدحت عالی نسب ہو مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب
 ہے مدحت ایقان طلب ہو مدحت انعام رب ہو مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ بین
 اب صبر سے تو رنی مام ہین نیک سے تشنہ کام دی ساقیا و بھر کو جام جس سے سطر ہو مشام
 دی آفتاب و رماہ تام وہ ہو ندے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو جس سمجھیں عوام
 وہ ہو کہ جو روز قیام کو تر سے دی خیر الانام وہ ساگر نیو کا امام وہ شافع ہر خاص و عام
 وہ دافع شرک و ظلام قربا سکا و گر ازون عاکیہ جیم تعلیمی نظام ہے بعد ہو قایم مدام
 قوسین ہو جسکا مقام ہو جسکی کن مین ہو مدھام خود جسیہ حق ہو سلام وین خدا جسکا چلن

آیا وہ مہجرا فرین وہ منظر اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بسین
 وہ صفہ عرش برین وہ قبۃ کلاخ یقین امید ہر اند و بکین وہ غم ربائے ہر غمین
 وہ راحت جان خزین صبح نور ہر جہین نگ بہار باغ عین قسام شیر و انگبین
 آیا ہو وہ ماہ زمین آیا ہو وہ شاہ گزین جو ہر نائے ماو طین ختم رسالت کا نگین
 وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج مبین وہ گوہر درج ثنین دین خدا کا موتمن
 تھا چرخ زن چرخ برین پر تو فگن ماہ مبین پیر استہ خلد برین آراستہ اکالک حسین
 غلمان تھو سب فرشتہ زمین شہ کے قدم لبین تاکہین تابون قد شاہ دین خاک پر کھینچین
 حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہہ میں تھا تا عہدین ہو کر اوس ہمقرین
 جب آئے جبریل امین حکم رب العالمین با جد شکوہ زین بولہ کہ ختم المرسلین
 حاضر ہی یہ پروار عین لون بیٹھی بالائے زین ہو جیسے خاتم من نگین سحر وہ بلاق برق فن
 پیک نظر ہو کر چلا ہمایہ صرصر چلا فر فر نمط فر فر چلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا سپکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبر چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ پہ پا گوہر چلا اعجاز معجز کر چلا یا مہجرا کو نثر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فر چلا چون مہر از خاور چلا چون گنبد بے در چلا
 چون قلمم اختر چلا مثل مہ نور چلا چون سکہ داوور چلا وہ دشت انصی کا ہرن

۴
 در اسلام میں جو لوگ
 خدا کا ذکر کرتے ہیں
 ان کو اللہ تعالیٰ
 بڑی عزت دیتا ہے

جاتا تھا چون ہر چہ چلتا تھا چون نور عیان بندہ چون صبح نماں زندہ چون بقیہ طیان
 نازدہ مثل و لہر ان جائز نظر آیا جہان گویا کعبہ غائب تھا وہاں چون گردش چرخ و زمان
 چون دور امکان جہان بے شش بہت تھا وہ جہان گذر از خدا آسمان مثل و عمار عارفان
 تھوہست و چپ عرشیاں اور پیش و پس تھے فرشتیاں اور تھے جلوہ بین خاصگان تھے اسطرح موزان
 اور اسطرح عیسے دوان بھر آتھے اور لامکان ہاں نام امکان تھا جہاں نچ طرف بن شطرنج عن
 شتاباں ہر کلک سا کیا نعت ہر صل علی کیا مدح ہر ای جزا کیا رنگ ہر ای واہ وا
 کیا ڈھنگ ہر ای مرجا خود فکر قدرت آشنا محو تا شائبگیا ہر شعر پر دل ہر ندا
 ہر بندہ ہر توحید را ہر سطر ہر دل کی ضیا یا موزن آب بقا اے ناصر بنما
 ہر فیض نعت مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک یک شعر بے بہا کان جو ہر رنگیا
 روح شہید بے نوا بولی بحمدین بر ملا وہ نظم شوکت لکھتا نازان ہے جیسے خود سخن



تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب ہتھم مدرسہ طبع العلوم

میرٹھ کے نام بہکرویا گیا ہے کوئی صاحب بولن اجازت مولانا محدوح قصہ طبع

نہ فرمائیں اور قانونی داروگیر سے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اجتناب شخہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ ویسی انشا پردازی کا فارم۔ ملکی اور اخلاقی

معاملات کا جہز۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ

کرنے والا شکر و بیعت کا مٹانی والا قیمت عام ہر سالانہ موہ محصول ڈاک۔

احمد شکر و بیعت کا مٹانی والا قیمت عام ہر سالانہ موہ محصول ڈاک۔